REGD. E.P.-No. 951

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۹۱۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بدر
ہفت روزہ — قادیان

ایڈیٹر:- صلاح الدین ملک ایم۔ اے

اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ: چھ روپے — ممالک غیر ۸/۱ روپے — فی پرچہ ۲ آنہ

جلد ۵ | ۱۹ شہادت ۱۳۳۵ ہش | ۸ رمضان المبارک ۱۳۷۵ھ | ۱۹ اپریل ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۶

رمضان المبارک کی آمد

خدا تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں اور فضلوں کو لئے ہوئے رمضان کا مبارک مہینہ آن پہنچا۔ مومنوں کو اپنے مولیٰ کی یاد اور اُس کی خوشنودی کے لئے غیر معمولی موقعہ میسر آیا۔ کیا ہی پیارے ہیں حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے الفاظ۔

اذا جاء رمضان فتحت ابواب

الجنۃ وغلقت ابواب النار

وصفدت الشیاطین (بخاری مسلم)

یعنی جب رمضان المبارک آتا ہے تو اس قدر انتشار روحانیت ہوتا ہے کہ گویا جنت کے دروازے کھل گئے اور دوزخ کے دروازے بند ہو گئے۔ اس طرح کا ماحول تیار ہو جاتا ہے نیکی کرنے والے انسان کو نیکی کے زیادہ سے زیادہ مواقع میسر آتے ہیں۔ خدا سے دور لے جانے والی روحوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ وہ ہماری زندگی میں اس مقدس اور بابرکت مہینہ کو پھر لایا۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس کے بیش از بیش فضلوں کے جذب کرنے کی توفیق دے اور ہمارا مطلوب و مقصود مل جائے۔

تاریخی اعتبار سے اگرچہ اسلام تمام مذاہب کے آخر میں آیا۔ لیکن وہ اپنی جامعیت اور کاملیت کے اعتبار سے سب کا خلاصہ اپنے اندر رکھتا ہے۔ یہی روزوں کے معاملہ پر بھی غور کر لو ہر مذہب میں کسی نہ کسی طریق پر اس کا دستور موجود ہے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ دنیا کا آخری اور کامل مذہب اور اس اہم حصہ کو نظر انداز کر دیتا۔ دیکھئے کس خوبی سے اس گرانقدر نقطہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

کتب علیکم الصیام کما کتب

علی الذین من قبلکم

کہ اے مسلمانو! یہ روزوں کا فریضہ صرف تمہیں پر نہیں بلکہ یہ تو پہلی امتوں سے چلا آتا ہے۔ ہاں ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق اس کی شکل بدلتی رہی ہے۔

اسلامی روزے سے مراد

چونکہ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات رکھتا ہے۔ اس لئے اس نے ہر حکم میں انسان کے دونوں حصوں جسم اور روح کو ملحوظ رکھا ہے۔ چنانچہ اس فریضہ میں ظاہری طور پر روزہ سے مراد یہ ہے کہ انسان پو پھٹنے سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور میاں بیوی کے مخصوص تعلقات سے بھی پرہیز کرے۔ مگر ساتھ ہی باطنی پرہیزگاری کے لئے حضرت شارع علیہ السلام نے فرمایا:۔

من لم یدع قول الزور والعمل

بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان

یدع طعامہ وشرابہ (بخاری)

یعنی جو شخص باوجود روزہ دار ہونے کے کذب بیانی اور نامناسب اعمال سے پرہیز

(باقی [illegible])

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاعات

ربوہ ۹ و ۱۰ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر علی الترتیب فرمایا:۔

"طبیعت اچھی نہیں"۔ "طبیعت خراب ہی ہے"۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

(۱) مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ہسپتال سے فارغ ہو کر گھر واپس ہو گئے ہیں۔ طبیعت خدا کے فضل سے کافی بہتر ہے (۲) سیدہ ام مظفر احمد صاحب بھی خدا کے فضل سے صحت یاب ہو کر ربوہ واپس پہنچ گئی ہیں (۳) محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام
احمدی مبلغ کے ذاتی مشاہدات

قادیان ۱۹ اپریل۔ بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں زیر صدارت جناب چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد لنڈن ایک تربیتی جلسہ میں جناب قریشی محمد افضل صاحب مبلغ مغربی افریقہ نے "تبلیغ اسلام" کے موضوع پر پون گھنٹہ تقریر کرتے ہوئے اپنی ۹ سالہ خدمت تبلیغ کا خلاصہ بیان کیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں دیگر احمدی مبلغین کی مجاہدانہ مساعی اور وہاں کے احمدی احباب کے اخلاص اور دیگر ایمان افروز واقعات پر روشنی ڈالی۔

مکرمی قریشی صاحب نے اپنی تقریر کے آغاز میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

فرمایا کہ طلباء اور احمدی اس الہام کو پورا ہوتے دیکھ کر قلبی مسرت ہوتی ہے۔ مگر مجھے تو مخصوص طور پر ان علاقوں میں خود جانے کا اور پیغام حق پہنچانے کا موقعہ میسر آیا ہے جنہیں وہاں کے محاورہ کے مطابق زمین کا کنارہ کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ چنانچہ جب کبھی میں سالٹ پانڈ (مغربی افریقہ) جاتا تو اکثر اوقات اس قلبی مسرت سے لطف اندوز ہوتا۔

بہرحال سیدنا حضرت مسیح موعود کے بزرگ مانند دیدہ کے مطابق میں افریقہ میں خدمت دین کے چند واقعات عرض کرتا ہوں۔

میں پہلی مرتبہ ۱۹۴۶ء میں قادیان سے مغربی افریقہ کے لئے روانہ ہوا اور مجھے نائیجیریا میں چھ سال تک خدمت کا موقعہ ملا۔ اس کے بعد دوبارہ گولڈ کوسٹ جانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

مغربی افریقہ میں احمدیت کا پیغام

اگرچہ ۱۹۱۴ء ہی سے افریقہ میں احمدیت کی آواز رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ذریعہ پہنچ چکی تھی لیکن ۱۹۲۱ء میں حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نیر مغربی افریقہ پہنچے۔ آپ کے ذریعہ تھوڑے ہی عرصہ میں ہزاروں لوگ حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ آپ سب سے پہلے سیرالیون تشریف لے گئے وہاں جماعت قائم ہوئی۔ پھر گولڈ کوسٹ میں جماعت قائم کی۔ پھر لیگوس (نائیجیریا) میں عیسائیت کی طرف کر متوجہ کیا بیدہ وقت تھا کہ عیسائی پادری ڈنکے کی چوٹ سے اسلام کو چیلنج کیا کرتے تھے جب حضرت نیر صاحب گئے تو آپ نے ان کے چرچ کے پاس ہی قیام کیا اور کفارہ وغیرہ کے خلاف لیکچر دیئے۔ پادری حیران رہ گئے اور مسلمانوں کو ڈھارس ہوئی۔ اس طرح تین ماہ قیام کرنے کے بعد آپ لیگوس تشریف لے گئے۔ یہاں ایک سال تک آپ کا قیام رہا۔ اس جگہ ایک چھوٹا سا گروہ اہل القرآن کا تھا۔ اُن کی اپنی مسجد بھی تھی ان کے ہاں ایک پیشگوئی روایت تھی کہ مغرب کی طرف سے ایک سفید آدمی آئیگا جو قرآن والوں کے خیالات پیش کریگا چنانچہ نیر صاحب جب گئے تو جمعہ کے بعد آپ نے تقریر کی۔ اس طرح تین دن لیکچر کے ساتھ اُن پر حق ظاہر ہوا اور وہ سب ملقہ بگوش احمدیت ہو گئے۔ اس طرح ویسٹ افریقہ میں [illegible]

ہوا۔ (باقی [illegible])

ضروری اعلان

قادیان میں کارکنان کی سخت ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہندوستان میں پیدا کیا۔ اسلئے یہ ہندوستانیوں کا حق ہے کہ وہ سلسلے کے کاموں کے لئے قربانیاں کریں۔ اس لئے تمام جماعتوں کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ اول ڈاکٹر۔ دوم گریجوایٹ۔ سوم میٹرک پاس اگر اپنی زندگیاں ساری عمر کے لئے نہیں تو دس دس سال کے لئے وقف کریں۔ تاکہ ان کو قادیان میں رکھ کر دینی تعلیم دلائی جا سکے۔ اور پھر سلسلہ کے کاموں پر لگایا جا سکے۔

خاکسار مرزا بشیر الدین محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی

۱۰-۴-۵۶

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے ساما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا

رمضان المبارک کی آمد

مضمون اول سے آگے

نہیں کرتا تو صاف ظاہر ہے کہ اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی خدا کو کیا ضرورت ہے۔ خدا کی ذات اقدس تو چاہتی ہے کہ اس کا بندہ جب ظاہری جائز کھانے پینے سے پرہیز کرتے ہوئے تمثیلی رنگ میں اس سے مماثلت اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس پر واجب ہے کہ وہ اپنے باطن کو بھی ایسا ہی بنائے۔ کیونکہ جس کے ہم رنگ ہونے کی وہ کوشش کرتا ہے۔ وہ تو تمام خوبیوں کا مالک ہے اور اسے بھی ایسا ہی بننے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

یہی وجہ ہے کہ اس طور پر اپنے تئیں خدا کے رنگ میں رنگین ہو جانے والے بندہ کی جزاء بھی خدا کی طرف سے غیر معمولی ہے۔ جس کی طرف ذیل کی حدیث قدسی اشارہ کرتی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

کل عمل ابن آدم لہ الا الصیام
فانہ لی وانا اجزی بہ۔

ابن آدم کا ہر عمل اس کی اپنی ذات کو ظاہر کرتا ہے: لیکن روزہ ایک ایسا عمل ہے کہ بندہ محض خدا کے حکم سے بعض جائز چیزوں سے اجتناب کرتا ہے اور اس طرح سے وہ تمثیلی طور پر خدا کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ پس اس عمل کی جزاء بھی اسے غیر معمولی طور پر ملے گی۔

قرآن کریم نے روزوں کے بیان میں اس حقیقت سے بھی پردہ اٹھایا ہے۔ اور اسلام کی اس امتیازی شان کو غیر مبہم الفاظ میں اس طرح بیان کیا ہے:۔

فاذا سئلک عبادی عنی فانی
قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان

خدا تعالےٰ فرماتا ہے:۔

جو شخص اس مبارک مہینہ میں میری تلاش میں لگا رہتا ہے یاد رکھو
میں بہت ہی قریب ہوں جس کی علامت
یہ ہے کہ میرا بندہ میرے حضور دعا
کرے میں اس کی دعا کو پایۂ قبولیت
جگہ دوں گا۔

گویا اس مبارک مہینہ کا ثمرہ ہی لقاء و عاؤں کی قبولیت کے رنگ میں ہر مرد مومن کو میسر آتا ہے۔ پھر ہر ایک کی اپنی محنت اور کوشش ہے جس قدر کوئی اس میں آگے بڑھتا ہے اس کے مطابق حصہ پاتا چلا جاتا ہے۔

اور اگر قدرے تدبر سے اس پر نظر کی جائے تو معلوم ہوگا کہ درحقیقت یہی وہ غیر معمولی برکت ہے جو کسی ایسے مذہب کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ جو اپنا رابطہ زندہ خدا کی ذات اقدس سے رکھتا ہے۔ کیونکہ خوش قسمت ہے۔ وہ عاشق جسے اپنے معشوق سے ہمکلامی کا موقعہ ملا اور خوش نصیب ہے وہ دوست جس کے دوست نے بردقت اس کی مدد کے لئے اس کا بازو تھام لیا ورنہ صرف قصہ گوئی میں کیا حاصل اور پرانی باتوں کو دہرانے سے کیا مطلب!! ؎

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار
"المسیح الموعود"

(م۔ح)

قرب الٰہی کا حصول

اگر ایک طرف رمضان کا مبارک مہینہ ایسا ماحول تیار کرتا ہے کہ یاد الٰہی اور ذکر خداوندی کا غیر معمولی موقعہ میسر آتا ہے۔ تو دوسری طرف خدا کی محبت بھی غیر معمولی طور پر جوش مارتی ہے

جماعت احمدیہ ہبلی (صوبہ بمبئی) کا جلسہ سالانہ

(از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جماعت احمدیہ ہبلی کی طرف سے جلسہ سالانہ عموماً ماہ اکتوبر یا نومبر میں ہوتا تھا۔ مگر اس دفعہ یہ اطلاع ملنے پر کہ مرکزی مبلغین سلسلہ احمدیہ ماہ مارچ میں ریاست حیدرآباد کا تبلیغی دورہ کرنے والے ہیں۔ احباب جماعت نے مکرم چوہدری مبارک علی صاحب مبلغ ہبلی کے ذریعہ اپنی خواہش ظاہر کی۔ کہ امسال جماعت ہبلی کا جلسہ سالانہ ماہ مارچ کے آخر میں ہی منعقد کر لیا جائے تاکہ ان مبلغین کرام کی آمد سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ چنانچہ بعد مشورہ و باجازت نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان جماعت ہبلی کا جلسہ سالانہ ۳۰ و ۳۱ مارچ ۱۹۵۶ء کو منعقد کئے جانے کا بذریعہ اشتہارات اعلان کر دیا گیا۔ ریاست حیدرآباد کے تبلیغی دورہ سے فارغ ہونے کے بعد مندرجہ ذیل احباب و مبلغین کرام کا وفد ۳۰ مارچ کی صبح کو ہبلی میں وارد ہوا۔

۱۔ مکرم مولوی عبداللہ صاحب فاضل انچارج مبلغ مالابار

۲۔ مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل انچارج مبلغ بنگال و اڑیسہ

۳۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل انچارج مبلغ دہلی۔

۴۔ مکرم محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر آزاد نوجوان مدراس۔

۵۔ خاکسار شریف احمد امینی۔

۶۔ مکرم جناب سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ

جلسہ کے لئے پنڈال احمدیہ دار التبلیغ کے سامنے تیار کیا گیا تھا حسب پروگرام ۳۰ مارچ کی رات کو ½۸ بجے پہلا اجلاس زیر صدارت مکرم جناب سیٹھ محمد معین الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد جناب ایڈیٹر صاحب آزاد نوجوان نے انگریزی زبان میں پون گھنٹہ "اسلام اور رواداری" کے موضوع پر تقریر فرمائی جو دلچسپی سے سنی گئی۔ آپ کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے وفات مسیح ناصری علیہ السلام اور مولانا محمد سلیم صاحب فاضل نے "زندہ نبی" پر فاضلانہ تقریر فرمائی۔

آپ کے بعد مولوی مبارک علی صاحب فاضل نے ۱۰ منٹ تقریر فرمائی۔ اور مقامی حالات پر ایک دلچسپ تبصرہ فرمایا۔ اس اجلاس کی آخری تقریر "چودھویں صدی کا مجدد کون ہے" مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب یادگیر کے ذمہ تھی۔ ان کے تشریف نہ لانے کی وجہ سے اس عنوان پر خاکسار نے پون گھنٹہ تقریر کی۔ یہ اجلاس رات کے پونے بارہ بجے تک جاری رہا۔

۳۱ مارچ ۱۹۵۶ء کو ½۸ بجے رات اس جلسہ کا دوسرا اجلاس حسب پروگرام خاکسار کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد مکرم جناب نوجوان صاحب نے انگریزی زبان میں "پیغام احمدیت" کے عنوان پر ½ گھنٹہ تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے "اسلام و دیگر مذاہب کی رو سے ظہور مہدی کی علامات" پر ایک گھنٹہ تقریر فرمائی آپ نے اپنی تقریر کے دوران میں مختلف وید منتر اور شرتیاں پڑھیں تو ان کا ہندو طبقہ پر ایک خاص اثر ہوا۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولوی محمد سلیم صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر فرمائی۔ اور دوران تقریر میں مخالفین احمدیت کے ان اعتراضات کے جوابات بھی دیئے۔ جو انہوں نے اسی شام کو ایک جلسہ میں کئے تھے۔ آپ کی تقریر سوا گھنٹہ تک جاری رہی آپ کے بعد جناب قاضی امیر الدین صاحب نے ۲۰ منٹ تک اسلام کے فضائل پر تقریر کی۔ چونکہ وقت زیادہ ہو گیا تھا۔ اس لئے مکرم مولوی عبداللہ صاحب فاضل کی تقریر نہ ہو سکی جس کا افسوس ہے اور اجلاس بعد دعا ½۱۲ بجے برخاست ہوا۔

ان ہر دو اجلاسوں میں حاضری اچھی رہی۔ مسلمانوں کے علاوہ ہندو اور عیسائی دوست بھی شامل ہوتے رہے۔ اور دلچسپی سے تقاریر سنتے رہے۔ ہمارے جلسہ کے پہلے اجلاس کی کامیابی کو دیکھ کر دوسرے روز مخالفین نے بھی دو جلسے کئے۔ مگر پبلک نے ان جلسوں سے دلچسپی کا اظہار نہ کیا۔ جس کی وجہ سے ان کی حاضری بہت ہی کم تھی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ حفظ امن کے قیام میں مقامی پولیس افسران کا رویہ قابل تعریف و ستائش تھا۔ اس لئے میں مقامی افسران پولیس و عہدیداران سرکاری کے اس تعاون و ہمدردی کا جماعت احمدیہ کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

نیز اس جلسہ کے جملہ انتظامات کی نگرانی مکرم مولوی مبارک علی صاحب فاضل کے سپرد تھی انہوں نے پوری ہمت و محنت سے ان فرائض کو انجام دیا۔ وہ اور احباب ہبلی اس جلسہ کی کامیابی کے لئے قابل مبارکباد ہیں۔

دنیا سے اپنا دل مت لگاؤ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دنیا کے کام کرنا گناہ نہیں۔ مگر مومن وہ ہے جو درحقیقت دین کو مقدم سمجھے اور جس طرح اس ناچیز اور پلید دنیا کی کامیابیوں کے لئے دن رات سوچتا۔ یہاں تک کہ پلنگ پر لیٹے بھی فکر کرتا ہے اور اس کی ناکامی پر سخت رنج اٹھاتا ہے۔ ایسے ہی دین کی غمخواری میں بھی مشغول رہے۔ دنیا سے دل لگانا بڑا دھوکا ہے۔ موت کا ذرا اعتبار نہیں۔ موت ہر ایک سال نئے کرشمے دکھلاتی رہتی ہے۔ دوستوں کو دوستوں سے جدا کرتی اور لڑکوں کو باپوں سے اور باپوں کو لڑکوں سے علیحدہ کر دیتی ہے۔ سو وہ انسان ہے۔ جو اس غداری سفر کا کچھ بھی فکر نہیں رکھتا۔ خدا تعالےٰ اس شخص کی عمر کو بڑھا دیتا ہے۔ جو سچ مچ اپنی زندگی کا طریق بدل کر خدا تعالےٰ ہی کا ہو جاتا ہے۔ (مکتوبات احمدیہ جلد ۵ نمبر ۴ صفحہ)

درخواست دعا۔ خاکسار کا بھائی سوا دو ماہ سے لاہور میں جا رہے عزیز کی جلدی بھی اس خطرناک زہریلے پھوڑے میں مبتلا ہے اور ڈاکٹری ہدایت کے مطابق جلد اپریشن کرانا ہے احباب دونوں کی صحت عاجلہ کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار صلاح الدین قادیان

خطبہ جمعہ

شادی کی بنیاد اخلاق، نیکی اور تقوے پر قائم ہونی چاہیئے

تا

جو اولاد پیدا ہو وہ بھی نیک، متقی اور اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے والی ہو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۶ مارچ ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

چونکہ کل رات مجھے

انتڑیوں میں شدید درد

کی تکلیف ہو گئی تھی۔ اور ساری رات اسہال آتے رہے۔ اور پھر سفر بھی ایسی حالت میں ہوا جبکہ بادلوں کی پورش کی وجہ سے فضا میں غبار اور اندھیرا تھا جس سے طبیعت میں سخت گھبراہٹ اور اضطراب کی کیفیت رہی۔ اس لئے آج میں زیادہ لمبا خطبہ نہیں پڑھ سکتا۔ گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج مجھے نسبتاً افاقہ ہے۔ مگر پیٹ میں درد کی شکایت ابھی باقی ہے۔ بہرحال میں نے مناسب سمجھا کہ کچھ نہ کچھ خطبہ بیان کر دوں۔

آج رات میں نے

رؤیا میں دیکھا

کہ کوئی تعلیم یافتہ عورت کہہ رہی ہے کہ مرد اور عورت کے تعلقات کی بنیاد بد اخلاقی پر ہے۔ گویا وہ اس بات پر طعن کر رہی ہے کہ اسلام نے جو شادی بیاہ جائز رکھا ہے یہ کوئی اچھی بات نہیں۔ اس وقت یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ عیسائیت کی تائید کر رہی ہے۔ اور اس کی عیسائیت کی تعلیم کو ترجیح دیتی ہے یا محض عقلی طور پر وہ ان تعلقات پر اعتراض کرتی ہے۔ میں نے اسے جواب میں کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ مرد اور عورت کے تعلقات کی بنیاد بداخلاقی پر رکھے جانے کا خیال اس لئے پیدا ہوا ہے کہ

نر و مادہ کے تعلقات

صرف انسان کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ جانوروں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ چونکہ جانور کسی شریعت کے حامل نہیں بلکہ کسی بڑی اخلاقی تعلیم کے بھی حامل نہیں اس لئے ان کے سارے کام بہیمیت کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اور ان کو دیکھ کر بعض لوگ یہ خیال کر لیتے ہیں کہ مرد و عورت کے تعلقات کی جو اسلام نے اجازت دی ہے وہ بھی اسی قسم کی چیز ہے۔ حالانکہ مرد و عورت کے تعلقات کی بنیاد بہیمیت پر نہیں۔ بلکہ خالص اخلاق اور تقوے پر ہے جیسے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

یاایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ و خلق منھا زوجھا و بث منھما رجالا کثیرا و نساء و اتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام۔ ان اللہ کان علیکم رقیبا۔

(نساء ع ۱)

پس بے شک جانوروں کے نر و مادہ بھی آپس میں ملتے ہیں۔ اور مرد عورت بھی آپس میں ملتے ہیں۔ مگر دونوں میں فرق یہ ہے کہ جانوروں کے نر و مادہ آپس میں ملتے ہیں تو اس کے نتیجہ میں صرف جانور پیدا ہوتے ہیں۔ کوئی اخلاقی یا روحانی تغیر دنیا میں رونما نہیں ہوتا لیکن جب مرد و عورت آپس میں ملتے ہیں تو دنیا میں ایسے انسان پیدا ہوتے ہیں جو

تقوے اللہ کی بنیاد

رکھنے والے ہوتے ہیں۔ اور تقوے اللہ کی بنیاد بہیمیت پر نہیں۔ بلکہ اعلیٰ درجہ کی اخلاقی اور روحانی کیفیت پر ہے۔ بہرحال یہ شبہ اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ بظاہر جانور اور انسان اس فعل میں اشتراک رکھتے ہیں اور لوگ غلطی سے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ جس طرح جانوروں کا یہ جذبہ بہیمیت پر مبنی ہے۔ اسی طرح انسان بھی

بہیمیت کے ماتحت

ایسا کرتا ہے۔ جانوروں کے آپس میں ملنے کے نتیجہ میں صرف بہیمیت پیدا ہوتی ہے۔ اور مرد و عورت کے اختلاط کے نتیجہ میں ایسی پاکیزہ نسلیں پیدا ہوتی ہیں۔ جو خدا کے نام کو بلند کرنے والی اور ذکر الٰہی کو قائم کرنے والی ہوتی ہیں۔ پس ان تعلقات کی بنیاد بد اخلاقی پر نہیں۔ بلکہ ایک

اعلیٰ درجہ کے روحانی مقصد

پر رکھی گئی ہے۔ اور جانوروں کے نر و مادہ کے تعلقات کو دیکھ کر اس پر اعتراض کرنا نادانی کی بات ہے۔ یہ اشتراک محض سطحی ہے۔ جو دونوں میں پایا جاتا ہے۔ ورنہ حقیقت کے لحاظ سے ان دونوں کی آپس میں کوئی نسبت ہی نہیں۔ غرض ایک لمبی تقریر تھی۔ جو میں نے خواب میں کی۔ وہی خواب میں نے آج خطبہ میں بیان کر دی ہے۔

درحقیقت اس رؤیا میں

یہ سبق دیا گیا ہے

کہ لوگوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی اولادوں کی اچھی تربیت کریں اور ایسی پاکیزہ نسلیں دنیا میں پیدا کریں کہ ہر شخص کو دیکھ کر یہ ماننا پڑے کہ ان تعلقات کی بنیاد بد اخلاقی پر نہیں۔ بلکہ اعلیٰ درجہ کے اخلاق اور روحانیت پر رکھی گئی ہے۔ اگر ان تعلقات کی بنیاد کسی بلند مقصد پر نہیں تو جس طرح گائے پیدا ہو جاتی ہے یا بیل پیدا ہو جاتا ہے۔ اور وہ دنیا میں کسی قسم کے روحانی یا اخلاقی تغیر کا باعث نہیں بنتے۔ اسی طرح انسان بھی پیدا ہوتے مگر ہم تو دیکھتے ہیں کہ مرد و عورت کے اختلاط کے نتیجہ میں بسا اوقات ایسی

اعلیٰ نسلیں پیدا ہوتی

ہیں جو دنیا میں اخلاق کو قائم کرنے والی اور خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے والی ہوتی ہیں۔ اگر ان کی بنیاد بہیمیت پر ہوتی۔ تو ان تعلقات کا ایسا شاندار نتیجہ کس طرح پیدا ہوتا۔

مامون کے متعلق ہی لکھا ہے کہ اس نے اپنے دو بیٹوں کو فراء کے پاس جو ایک مشہور نحوی گذرے ہیں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بٹھایا۔ ایک دن فراء کسی کام کے لئے اُٹھا تو دونوں شہزادے دوڑ پڑے تاکہ استاد کے سامنے اس کی جوتیاں سیدھی کر کے رکھیں مگر چونکہ دونوں اکٹھے پہنچے تھے اس لئے ان کا آپس میں جھگڑا شروع ہو گیا۔ ایک کہتا تھا میں ان کے آگے جوتیاں رکھوں گا۔ اور دوسرا کہتا تھا میں رکھوں گا۔ آخر دونوں نے ایک ایک جوتی اٹھا کر ان کے سامنے رکھدی۔ جب مامون کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی۔ تو اس نے فراء سے کہا کہ ما ھلک من خلف مثلک میں نے آپ کی مانند اپنے شاگرد دنیا میں چھوڑے ہوں وہ کبھی فنا نہیں ہو سکتا۔ یعنے آپ نے دنیا میں ایسی

اخلاقی بنیاد

قائم کر دی ہے۔ اور ایسے اچھے شاگرد پیدا کر دیئے ہیں۔ جو آپ کے کام کو ہمیشہ جاری رکھیں گے۔ اور اس طرح آپ کے نام کو زندہ رکھیں گے۔ تو تربیت اولاد ثابت کرتی ہے کہ مرد و عورت کا اختلاط بہیمیت کی بنا پر نہیں بلکہ اعلیٰ درجہ کے اخلاق اور درجہ کو قائم کرنے کے لئے ہے۔ پس جو شخص اس غرض کو بجا لاتا ہے اور اپنی اولاد کی نیک تربیت کرتا ہے۔ وہ درحقیقت تمام مذاہب سے اس اعتراض کو دور کرتا ہے کہ ان مذاہب نے مرد و عورت کے تعلقات کی اجازت دے کر بہیمیت کو قائم کیا ہے۔

دنیا میں اس وقت

جس قدر مذاہب پائے جاتے ہیں

ان میں سے بعض نے تو شادی بیاہ کو پسند کیا ہے۔ اور بعض نے شادی نہ کرنے کو اچھا فعل قرار دیا ہے۔ عیسائیت نے شادی نہ کرنے کو اچھا قرار دیا ہے۔ اور یہودیت نے شادی بیاہ کرنے کو پسند کیا ہے۔ لیکن اگر کوئی شادی نہ کرے تو یہودیت اسے ملامت نہیں کرتی۔ لیکن اسلام نے شادی بیاہ کرنے کو اچھا ہی قرار نہیں دیا۔ بلکہ شادی بیاہ نہ کرنے کو سخت ناپسند قرار دیا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا ہے۔ کہ جس شخص نے شادی نہ کی۔ اور وہ اس حالت میں مر گیا فھو بطّال۔ اس نے اپنی عمر کو ضائع کر دیا کیونکہ ایک اعلیٰ درجہ کی نیکی کا بیج اس نے نہ بویا۔ اور آنے والی دنیا کے فوائد سے محروم ہو گیا۔

درحقیقت

شادی بیاہ کی مثال

ایسی ہی ہے۔ جیسے کہتے ہیں۔ کہ کوئی بڈھا ایک ایسا درخت لگا رہا تھا۔ جو کئی سال کے بعد پھل دیتا تھا۔ اتفاقاً وہاں سے اس ملک کا بادشاہ گذرا۔ اس نے جب بڈھے کو ایک ایسا درخت لگاتے دیکھا جس کا پھل کئی سال کے بعد پیدا

ہوتا تھا۔ تو وہ اُسے کہنے لگا۔ کہ تم یہ کیا کر رہے ہو۔ تمہاری عمر اتنی تو ے سال ہوگئی ہے۔ اور تم ایسا درخت لگا رہے ہو جو کئی سال کے بعد پھل دیتا ہے۔ کیا تمہیں یہ امید ہے کہ تم اس کا پھل کھاؤ گے؟ وہ کہنے لگا بادشاہ سلامت اگر ہمارے باپ دادا بھی یہی خیال کرتے۔ اور وہ اپنی زندگیوں میں پھلدار درخت لگا کر نہ جاتے تو آج ہم کہاں سے پھل کھاتے۔ انہوں نے درخت لگائے اور ہم نے

ان کا پھل کھایا

آج ہم درخت لگائیں گے تو ہمارے پوتے پڑپوتے ان کا پھل کھائیں گے۔ بادشاہ کو اس کی یہ بات بڑی پسند آئی۔ اور اس نے کہا زہ۔ یعنی تو نے کیا ہی اچھی بات کہی ہے۔ اور بادشاہ کا یہ حکم تھا۔ کہ جب میں کسی بات سے خوش ہو کر زہ کہہ دوں۔ تو فوراً ۔ ے تین ہزار روپیہ انعام دیدیا جایا کرے۔ بادشاہ نے خوش ہو کر زہ کہا۔ تو وزیر نے فوراً تین ہزار روپے کی تھیلی* اپنے ہاتھ میں لے کر کہنے لگا۔ بادشاہ سلامت لوگ درخت لگاتے ہیں۔ تو کئی کئی سال کے بعد انہیں اس کا پھل کھانا نصیب ہوتا ہے۔ مگر مجھے دیکھئے کہ میں نے درخت لگاتے لگاتے اس کا پھل کھا لیا۔ بادشاہ پھر اس بات سے خوش ہوا اور کہنے لگا زہ۔ اس پر وزیر نے جھٹ

ایک دوسری تھیلی اس کے سامنے

رکھ دی۔ یہ دیکھ کر بڑھا کہنے لگا۔ حضور آپ تو کہہ رہے تھے۔ کہ تو مر جائے گا۔ اور اس درخت کا پھل نہیں کھا سکے گا۔ مگر دیکھئے لوگ تو کہیں سال میں ایک دفعہ درخت کا پھل کھاتے ہیں۔ اور میں نے اس درخت کے لگاتے لگاتے دو دفعہ اس کا پھل کھا لیا۔ بادشاہ پھر اس بات سے خوش ہوا۔ اور کہنے لگا زہ۔ اس پر وزیر نے فوراً ایک تیسری تھیلی اس کے سامنے رکھ دی اس کے بعد وزیر کہنے لگا بادشاہ سلامت یہاں سے چلئے ورنہ اس بڈھے نے تو ہمیں لوٹ لینا ہے۔ یہی مثال شادی بیاہ کی ہے۔ جو شخص شادی بیاہ کرتا۔ اور پھر اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرتا ہے وہ دنیا میں نیکی اور تقویٰ کی بنیاد رکھتا ہے۔ اس کے متعلق یہ کہنا کہ اس نے بہیمیت اور بداخلاقی کی بناء پر یہ تعلقات قائم کئے ہیں۔ بہت بڑی نادانی اور حماقت ہے۔ دنیا میں

جتنے اولیاء اللہ گزرے ہیں

سب انہی تعلقات کے نتیجہ میں پیدا ہوئے ہیں جتنے موجد اور سائنسدان گزرے ہیں سب انہی تعلقات کے نتیجہ میں پیدا ہوئے ہیں مثلاً نیوٹن کو ہی لے لو۔ اگر اس کے ماں باپ آپس میں نہ ملتے۔ تو نیوٹن کس طرح پیدا ہوتا۔ پھر جب ان کے تعلقات کے نتیجہ میں نیوٹن جیسا انسان پیدا ہوگیا۔ تو ان تعلقات کی بناء بہیمیت پر کس طرح ہوئی۔ اسی طرح دنیا میں جتنے

بڑے بڑے جرنیل

گذرے ہیں۔ سب انہی تعلقات کے نتیجہ میں پیدا ہوئے ہیں۔ نپولین کو لے لو۔ ہٹلر کو لے لو۔ اگر ان کے ماں باپ بھی یہی کہتے۔ کہ ہم ان تعلقات کو اختیار نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان کی بنیاد بہیمیت پر ہے۔ تو

نپولین اور ہٹلر

کہاں سے پیدا ہوتے۔ اسی طرح جتنے بڑے بڑے آئمہ گذرے ہیں۔ سب انہی تعلقات کے نتیجہ میں پیدا ہوئے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ۔ حضرت امام شافعیؒ۔ حضرت امام مالکؒ۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ اور صوفیاء میں سے سید عبدالقادر صاحب جیلانیؒ۔ شہاب الدین صاحب سہروردیؒ۔ بہاء الدین صاحب نقشبندیؒ۔ معین الدین صاحب چشتیؒ۔ محی الدین صاحب ابن عربیؒ۔ حضرت جنید بغدادیؒ۔ ان تمام بزرگوں کے ماں باپ بھی اگر یہی خیال کر لیتے۔ تو یہ پاک لوگ جنہوں نے دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کیا ہے۔ کس طرح ظاہر ہوتے

درحقیقت تمام

مدار نیت پر ہوتا ہے

اگر بہیمیت کی نیت سے کوئی شخص ان تعلقات کو قائم کرتا ہے۔ تو وہ انسانیت کی توہین کرتا ہے اور اگر اخلاق اور تقویٰ اللہ پر بنیاد رکھتا ہے تو وہ اخلاق اور

تقویٰ اللہ کو قائم کرنیوالا

ہوتا ہے اس کی ایسی ہی مثال ہے۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص اس لئے شادی کرتا ہے کہ فلاں عورت بڑے خاندان کی ہے۔ کوئی اس لئے شادی کرتا ہے کہ فلاں عورت بڑی مالدار ہے۔ کوئی اس لئے شادی کرتا ہے کہ فلاں عورت بڑی حسین ہے۔ مگر فرمایا علیک بذات الدین تربت یداک تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے تو نیک اور دیندار عورت کو ترجیح دے۔ پس ان تعلقات کی بنیاد

نیکی اور تقویٰ

پر قائم ہو۔ اور اس کے نتیجہ میں ایسی نسلیں پیدا ہوں

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام بقیہ صفحہ اول

سیرالیون میں احمدیت

جب مولوی نذیر احمد صاحب علی افریقہ میں تشریف لے گئے۔ تو سیرالیون میں تبلیغ کا خاص چرچا ہوا۔ احمدیت کی قبولیت میں گولڈ کوسٹ کو خاص درجہ حاصل ہے۔ اس وقت وہاں ۔۔۵ جماعتیں ہیں جن میں ہر طبقہ کے لوگ شامل ہیں اور کل احمدی آبادی اڑھائی ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ اڑھائی سو مساجد میں جن میں سے سالٹ پانڈ کی مسجد بہت بڑی مسجد ہے جس پر ۷ ہزار کے قریب خرچ ہوا۔ جسے اکناف عالم سے آنے والے پانچ پانچ سو میل سے دیکھنے اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق معلومات حاصل کرتے ہیں۔ گویا یہ مسجد بھی بجائے خود تبلیغ کا خاصہ ذریعہ بن گئی ہے۔

لوکل مبلغین

مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر کے افریقہ جانے پر آپ نے ابتدائی آٹھ سال میں کوشش کر کے ۴۰ کے قریب لوکل مبلغ تیار کئے جو اچھے خاصے عالم اور پرجوش احمدی ہیں

<u>نظام جماعت</u> مغربی افریقہ میں جماعت کی تنظیم اس طور پر کی گئی ہے۔ کہ ہر جماعت کو مختلف حلقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر حلقہ میں چیف رئیس مقرر ہے اور ہر جماعت میں لوکل رئیس ہے۔ ہر حلقہ میں ایک یا دو مبلغ ہیں۔ سوائے چند مرکزی عہدیداروں کے دیگر تمام جماعتوں میں یہاں کی طرح سب جگہ آنریری عہدیدار کام کرتے ہیں۔ ہر سال مجلس شوریٰ ہوتی اور جماعت کی ترقی اور تبلیغ کی سکیمیں سوچی اور اُس پر عمل کیا جاتا ہے۔

تعلیم

گولڈ کوسٹ میں عیسائیت کا بہت زور رہا ہے اور اب بھی ہے۔ وہاں گورنمنٹ خود سکول جاری نہیں کرتی بلکہ یہ تمام کام عیسائی مشنز کے ہاتھوں میں ہے۔ چنانچہ اُن کے یہاں یہ دستور ہے۔ کہ سکول میں داخل ہونے والے ہر طالب علم کا پہلے عیسائی نام رکھتے ہیں۔ اس کے بعد تعلیم دیتے ہیں۔ یہ چیز مسلمانوں کے لئے سخت اذیت کا موجب تھی۔ چنانچہ مرحوم حکیم فضل الرحمٰن صاحبؓ نے اس سلسلہ میں بڑی کوشش اور محنت سے کام لیتے ہوئے مختلف قسم کے خطرات جھیلتے ہوئے نئی پود کی تعلیم و تربیت کا خاص اہتمام کیا۔ حتیٰ کہ اب ان کی کوششیں اس طور پر بار آور ہوچکی ہیں۔ اس علاقہ میں احمدی سکولوں کا جال بچھ گیا ہے۔ چنانچہ اس وقت ۲ سکول ایک کالج اور دو عربی سکول باقاعدہ جاری ہیں۔ جن میں سارے کے سارے احمدی ٹیچر کام کرتے ہیں۔ تعلیم الاسلام کالج کا سنگ بنیاد ۱۹۵۰ء میں شروع ہوا اور اس پر ۴ لاکھ روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ جسے مقامی احمدیوں نے ہی برداشت کیا۔ احمدی سکولوں اور کالج کے نتائج خدا کے فضل سے بہت اچھے ہیں۔

مالی قربانیاں

مغربی افریقہ میں بھی چندہ جات کی وصولی کا وہی دستور رائج ہے جو یہاں مثلاً چندہ عام چندہ وصیت اور لوکل چندہ جات وغیرہ علاوہ ازیں افریقن احمدی عیدین کے موقعہ پر خصوصیت سے سلسلہ کی مالی مدد کرتے ہیں۔ اور دل کھول کر چندہ دیتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں اس جگہ کے جلسہ سالانہ منعقدہ ۱۲ ، ۱۳ جنوری کا میں افریقن نے ۵۰۰ پونڈ چندہ دیا جو عام لازمی چندہ جات کے علاوہ ہے۔ الغرض وہ لوگ اخلاص میں بہت بڑھے ہوئے ہیں۔

افریقن احمدیوں کی دیگر خصوصیات

احمدی مستورات مردوں سے اخلاص اور خدمت دین میں کسی طرح سے کم نہیں۔ وہ نمازوں میں خصوصیت سے حاضر ہوتی ہیں۔ اور دین سے خاص دلچسپی لیتی ہیں۔ مجموعی طور پر افریقہ کے تمام احمدی اچھے جانفروش اور مخلص ہیں نہ صرف پنجگانہ نماز کی پوری پابندی کرتے ہیں بلکہ بیشتر حصہ باقاعدہ تہجد گزار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر کو رؤیا و کشوف سے وافر حصہ حاصل ہے۔ بلکہ اس بات میں مبالغہ نہ ہوگا کہ وہاں کا ہر احمدی قریباً نشانات کے ذریعہ سے احمدیت میں داخل ہوا۔

احمدیت کا اثر

احمدیت سے قبل مسلمانوں کے بارہ میں وہاں کے لوگ عجیب عجیب قسم کے خیالات رکھتے تھے۔ کیونکہ وہاں جو بھی مسلمان گیا یا تو سوائی کے طور پر یا بیمار اس سے اُنہیں اسلام کا تصور بڑے ہی گھناؤنے رنگ میں تھا۔ لیکن اب احمدیت کے نفوذ اور اسلام کی پاک تعلیم کے پرچار سے اُن کا نقطہ نظر بدل چکا ہے اور وہ اب احمدی مسلمانوں سے مراد مہذب اور تعلیم یافتہ طبقہ لیتے ہیں۔

تبلیغ کی راہ میں بعض مشکلات

مکرم قریشی صاحب نے تقریر جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ افریقہ ایسے تاریک براعظم میں کام کرنا بڑی قربانیوں اور محنت کو چاہتا ہے۔ اس کی آب و ہوا وہاں کی خاص اباہر سے جانے والوں کو اکثر موافق نہیں آتی اور وہ کئی قسم کی بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ آپ نے وہاں کی ایک ملازمی بیماری کی تفصیل بیان کرتے ہوئے بتایا کہ جسم میں ایسے کیڑے گھس جاتے ہیں جو اندر ہی اندر بڑھ کر کبھی کسی جگہ سے اور کبھی کسی جگہ سے ۲۴

* جو خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کرنیوالی اور اس کے ذکر ...

نے دنیا میں بیان کیا اور جسے مناسب سمجھا کہ اسکا ذکر خطبہ میں بھی کر دوں۔

۲۴ سر نکال لیتے ہیں۔ البتہ لوکل واقف کار ان کے دفعیہ کا خاصہ تجربہ رکھتے ہیں۔ اسی طرح بعض دفعہ ایک آدمی کا پاؤں اس قدر متورم ہو جاتا ہے کہ بالکل ہاتھی کا پاؤں معلوم دیتا ہے۔ علاوہ ازیں مچھر کی ...

"روزہ" اور اس کے بعض مسائل

از مکرم مولوی غلام احمد صاحب فاضل لیکچرار تعلیم الاسلام کالج [illegible]

روزہ اسلامی عبادات میں سے ایک ایسی اہم عبادت ہے کہ دوسری عبادات کی نسبت زیادہ جلدی طور پر اس کے ذریعہ قرب خداوندی حاصل ہو جاتا ہے۔ روزہ کا اثر براہ راست دل پر پڑتا ہے۔ اور آسمانی فیوض قواب وردیا اور کشوف الہام وحی کا باعث بنتا ہے۔

انبیاء کرام و اولیاء عظام نے روحانی مقامات اسی ایک اہم عبادت کے ذریعہ حاصل کئے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رویا میں کہا گیا کہ
"کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے"
(تذکرہ صفحہ ۲۲)

اللہ تعالیٰ نے روزوں کی فلاسفی بیان فرماتے ہوئے اول روزہ کی غرض و غایت لعلکم تتقون بیان فرمائی ہے۔ کہ روزہ ایک انسان کو تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر پہنچنے میں بہترین مددگار ہے۔ حدیث قدسی میں آیا ہے۔ الصوم لی وانا اجزی بہ یعنی روزہ میری خاطر ہوتا ہے۔ اور میں ہی اس کی جزاء بنتا ہوں۔ ایک مومن انسان خدا تعالیٰ کے قرب کی خاطر ہی بھوک پیاس برداشت کرتے ہوئے دوسری جائز خواہشات کو ترک کرتا ہے۔ پھر نہ صرف یہی جسمانی مجاہدات بجا لاتا ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کی یاد میں ترقی کرتا ہے۔ رات کو جب دنیا محو خواب ہوتی ہے۔ گرم بستروں میں نیند کے مزے لے رہی ہوتی ہے۔ ایک مومن بندہ خدا کے دربار میں کھڑا یا بیٹھا ہوا جبیں نیاز جھکائے ہوئے یا استغفار کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ رہا ہوتا ہے۔ اپنی عاجزی اور بیکسی کا اقرار کرتا ہوا خدا تعالیٰ سے طاقت اور قوت روحانی کا طالب ہو رہا ہوتا ہے۔ اپنی اندرونی تڑپ اور پیاس کی شدت کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے وصال اور محبت الٰہی کلام الٰہی اور دیدار کی تمنا کر رہا ہوتا ہے۔ کبھی وہ خدا تعالیٰ کے سبوح و قدوس حمید و مجید ہونے کو اپنے تصور میں لا رہا ہوتا ہے۔ اور کبھی اس کے حبیب و خلیل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات کی بلندی کا طالب ہوتا ہوا اپنے لئے بھی رحمت خداوندی کے چھینٹے کی خواہش کر رہا ہوتا ہے۔ لیکن قرآن کریم جیسا عظیم کلام کو مزے لے لے کر پڑھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور اپنی سفارش کا سامان مہیا کر رہا ہوتا ہے۔

پھر دن بھر بھی نوافل کی زیادتی۔ نمازوں کے اندر پرسوز دعاؤں اور عاجزانہ دعاؤں کے ذریعہ اس کی کششش کا طالب ہو رہا ہوتا ہے پھر قدم قدم پر ڈرتا رہتا ہے۔ کہ کسی پہلو سے بھی اس کا روزہ مکروہ نہ ہونے پائے۔ اور پھر شام کو روزہ کھولتے وقت پھر اس روزہ کے قبول کئے جانے کی پرخلوص دعا سے اپنے لبوں کو بابرکت بناتے اس کے عطا شدہ رزق سے جو میسر ہو روزہ کا افطار کرتا ہے اور طبعی فرحت محسوس کرتا ہے۔ کہ الحمد للہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرا روزہ بخیر و خوبی پورا کر دیا۔ پھر اگلے دن کے روزہ کی نیت کرتا ہوا خدا تعالیٰ سے نیکی و تقویٰ کا طالب ہوتا ہے۔

اہم مسائل

ذیل میں اس اہم عبادت کے ضروری مسائل بیان کئے جاتے ہیں۔

۱۔ روزہ کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کی تلاوت۔ درود شریف کی کثرت۔ نوافل کی زیادتی لازمی چیز ہے۔

۲۔ روزہ میں اپنی کمزوریوں اور حالت اور مختلف قسم کی آلائشوں اور گناہوں کی معافی کے طلب کرنے اور خدا تعالیٰ سے طاقت و قوت حاصل کرنے کی خاطر دعاؤں پر خاص طور پر زور دینا چاہیئے

۳۔ روزوں میں اپنی حق پرودی۔ تن آسانی۔ خواہشات نفسانی سے پرہیز کرتے رہنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

۴۔ روزہ رکھتے وقت صبح کی اذان کے قریب تر حصے میں سحری کھانی چاہیئے۔ تاکہ وہ فوراً بعد اول وقت نماز فجر ادا کی جا سکے اور درمیان رات کے پچھلے حصے میں کھانے سے قبل خدا تعالیٰ کے حضور عجز و نیاز کیا جا سکے۔

۵۔ روزہ افطار کرتے وقت بھی حتی الوسع جلدی کرنی چاہیئے۔ سیّاروں کے نمودار ہونے سیاہی کے پوری طرح چھا جانے کے انتظار میں افطاری کو پیچھے نہ ڈالنا چاہیئے۔

۶۔ افطار کے وقت بھی اتنی دیر نہ ہونی چاہیئے کہ نماز مغرب کا وقت اس تن پروری میں ختم ہو جائے۔

جیسے یو۔ پی۔ بہار و بنگال کے صوبوں میں تبلیغی دوروں کے ضمن میں یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ بعض لوگ سحری کے وقت نفل نماز پڑھنے پر زور نہیں دیتے۔ رہا سہتے رات سے ہی رکھی ہوئی چیز کو جب بیدار ہوئے کھا لیا اور پھر سو گئے۔ حتیٰ کہ صبح کی نماز طلوع کے قریب یا طلوع کے بعد ادا کی۔ اور افطاری کے وقت پانچ چھ۔ سات قسم کی اشیاء افطاری کا سامان کیا گیا۔ اور افطاری کرتے کرتے نماز مغرب کو اول وقت بالکل گذار دیا۔ یا ناقص وقت میں نماز ادا کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صریح ارشاد ہے کہ لا تزال امتی بخیر ما عجلوا الفطر واخروا السحور یعنی میری امت ہمیشہ خیر و برکت حاصل کرتی رہے گی جب تک افطاری میں جلدی اور سحری میں دیر کرتے رہیں گے۔

ایسا بھی دیکھا گیا ہے۔ کہ رمضان مبارک میں بھوک اور پیاس کی تکلیف سے بچنے کی کوشش میں سحری کے وقت مختلف و مرغن کھانے پر زور دیا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سارا دن غنودگی چھائی رہتی ہے۔ اور خمار غالب رہتا ہے اور نوافل کی کثرت۔ نمازوں میں سرور و حلاوت کے ساتھ یاد خدا کرنے میں کمی آ جاتی ہے۔

اور جب افطاری کا وقت قریب ہوتا ہے۔ تو اس وقت بجائے خدا تعالیٰ کی یاد میں وقت گذارنے کے افطاری کا سامان تیار کرنے مختلف قسم کی افطاریوں کے مہیا کرنے پر توجہ صرف کی جاتی ہے۔ گویا گھر میں آٹھ دس مہمان آ رہے ہیں۔ کہ جن کی خاطر یہ سب کچھ مطلوب ہے۔ اس قسم کی کوششوں کے نتیجے میں لازماً روزہ کا وہ مطلوبہ نتیجہ حاصل نہیں ہوتا۔ جو اللہ تعالیٰ پیدا کرنا چاہتا ہے۔ ہمیں نفس کو کچلنے۔ نفس کی خواہشات کو دبانے۔ دنیا سے بے رغبتی ہونے کے ساتھ ساتھ یاد خدا میں محو ہونے۔ روحانیت کے طلب کرنے کی تڑپ اور شدید خواہش پیدا کرنی چاہیئے۔ کہ ہر سال ہمارا اسی نیک خواہش اور سچی تڑپ میں گذرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں روزوں کی حکمت مدنظر رکھتے ہوئے ماہ رمضان گذارنے کی توفیق بخشے۔ آمین

ذکر و فکر

نائیجیریا میں اسلام

مندرجہ بالا عنوان [illegible] روزنامہ الفضل ربوہ [illegible]

[illegible] ایک مختصر مگر نہایت [illegible] توجہ [illegible] نیچے درج کیا جاتا ہے۔

[illegible] حلقوں اور ان کے شعبوں کے [illegible]

ایک حالیہ بیان سے معلوم ہوا کہ مغربی نائیجیریا میں اسلام عیسائیت کے مقابلہ میں دس گنا زیادہ تیزی کے ساتھ پھیل رہا ہے مغربی نائیجیریا اور اس کے دارالسلطنت لیگوس میں مسلمانوں کی تعداد ۱۲۲۱۰۰۰ ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں عیسائیوں کی تعداد ۵۰۰۰۰۰ ہے جنگلی علاقوں میں اسلام کو جس قدر تیزی سے طاقت مل رہی ہے جیسا بیان کیا جاتا ہے کہ کسی مذہب کے مقابلہ میں اسلام کو یہ لوگ اپنا مذہب قرار دیتے ہیں۔ گذشتہ سال مغربی نائیجیریا کے سلسلے میں [illegible] کی امداد و شمار پر فادر [illegible] مشنریوں کے توسط سے شائع ہوئی تھیں ان میں بتایا گیا تھا کہ افریقہ کے اس علاقہ میں جس تیزی سے اسلام پھیل رہا ہے اس سے یقین ہو جاتا ہے کہ اس علاقہ کا آخری اور عام مذہب اسلام ہی ہوگا۔ اور دلچسپ بات یہ ہے کہ نائیجیریا کے وحشی قبائل میں عیسائیت کو فروغ دینے کے لئے یورپین مشنریاں سالانہ لاکھوں کروڑ کی رقم خرچ کرتی ہیں اور اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کی طرف سے کوئی رقم خرچ نہیں کی جاتی۔ اس کے باوجود اسلام اپنی سادگی سچائی اور فطرت پسندی کی وجہ سے ان جنگلی باشندوں کو اپنی آغوش میں لے رہا ہے سارا افریقہ کے علاقہ نائیجیریا میں اسلام کا یہ کھلا ہوا معجزہ آج جسے دیکھنا ہو جا کر دیکھ لے اور اسلام کی صداقت کا کوئی شبہ [illegible] کر لے۔

کیا ابھی وقت نہیں ہوا کہ مسلمان قوم اسلام کے عظیم فطری اصولوں کو نئے ولولہ و نشاط کے ساتھ [illegible]

یہ کہا گیا ہے [illegible] مستعد اور [illegible]

[illegible]

[illegible] وسعت کے [illegible]

کسی [illegible] خدا [illegible] ہو

[illegible]

ملک میں [illegible]

[illegible]

کوششوں سے دشمن سے [illegible]

[illegible]

کے بعد [illegible]

[illegible]

[illegible]

پھیل رہا [illegible]

یہ اسلام کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

کے اصل فریضہ [illegible]

[illegible] قرار دیتا ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ایک جہان زندگی [illegible]

غفلت میں پڑا سو رہا ہے

[illegible]

تبلیغی دنیا کے [illegible] حضرت محمد مصطفیٰ صلی [illegible]

[illegible] وقت کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جو جہاد اسلام کے [illegible]

یاد رکھو [illegible] اصل مقصد [illegible]

وصالِ حضرت مسیح موعودؑ

اور

مولانا ابوالکلام آزاد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر اخبار وکیل امرتسر نے جو مقالہ افتتاحیہ تحریر کیا وہ آگے نقل کیا جاتا ہے۔ اس وقت وکیل کے ایڈیٹر جناب مولانا ابوالکلام صاحب آزاد تھے مجھے دہلی میں جناب مولانا عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی جو جناب مولانا آزاد کے ساتھ قید و بند میں اکٹھے رہے ہیں۔ اور ایک ذمہ وار بزرگ ہیں نے بتایا تھا۔ کہ یہ مقالہ محترم مولانا آزاد صاحب کا ہی تحریر کردہ ہے اور دلیل کے طور پر انہوں نے مولانا مکرم کی طرز نگارش کا ذکر کیا تھا۔

جناب مولانا عبدالمجید صاحب سالک نے "یارانِ کہن" میں جو ذیل کا نوٹ لکھا ہے۔ اس پر محترم مولانا آزاد صاحب کے پرائیویٹ سیکرٹری مولانا اجمل خان صاحب نے تردید کی ہے۔ کہ یہ مضمون ان کا نہیں تھا سالک صاحب کے نوٹ کا ایک حصہ یہ ہے:-

"وہ مرزا غلام احمد قادیانی سے متاثر تھے اگر اتفاقات زمانہ مانع نہ ہو جاتے تو وہ قادیان جاکر مرزا صاحب سے ملتے اور کچھ عجب نہیں کہ ان کے ہاتھ پر بیعت کر کے راسخ العقیدہ قادیانی ہو جاتے۔"

"وہ مرزا صاحب کی غیرت اسلام اور حمیت دین کے قدردان ضرور تھے یہاں تک کہ جب مرزا صاحب کا انتقال ہوا۔ تو مولانا نے وکیل امرتسر میں ایک مرثیہ لکھا اور ان کی اسلامی خدمات کو زبردست خراج تحسین ادا کیا۔ امرتسر سے لاہور پہنچے اور مرزا صاحب کے جنازے کے ساتھ بٹالہ تک گئے۔"

دہلی میں محترم مولانا آزاد صاحب کے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی تردید کے بارہ میں محترم سالک صاحب کا خط درج کیا جاتا ہے۔ جس سے یہ سارا معاملہ واضح ہو جاتا ہے کہ مکرم و محترم اجمل صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھے آپ کے ایک مکتوب کا اقتباس "مثیاق" میں پڑھ کر بے حد صدمہ ہوا۔ اس لئے کہ حضرت مولانا کی خدمت اقدس میں ۱۹۱۵ء سے نیاز حاصل ہے۔ اور چالیس آئندہ میں مولانا کی اس طویل مدت میں ایک لمحہ کے لئے بھی حضرت کے ساتھ میری عقیدت کبھی کم نہیں ہوئی اور انشاء اللہ تادم مرگ اس جذبے میں کوئی فرق نہیں آسکے گا۔ مذکورہ مکتوب سے مجھ پر حضرت مولانا کی شان میں غلط بیانی کا الزام عائد ہوتا ہے۔ جو میرے لئے بے حد کرب و اذیت کا باعث ہے ـــ مرزا غلام احمد قادیانی کے انتقال پر ۴۸ برس گذر چکے ہیں، اور احمدیوں نے سینکڑوں دفعہ اس شذرہ کو جو مرزا صاحب کے انتقال پر "وکیل" میں چھپا تھا شائع کر کے فائدہ اٹھایا ہے۔ لیکن نصف صدی کی اس مدت میں مولانا کی طرف سے کبھی یہ ارشاد نہ ہوا کہ یہ شذرہ آپ کا لکھا ہوا نہ تھا۔ اور چونکہ حضرت مولانا اس زمانے میں "وکیل" کے مدیر تھے۔ اس لئے اخبار نویسوں کے نزدیک اس کے اداریٔ مندرجات کی مسؤلیت بھی آپ پر ہی تھی۔ اس کے علاوہ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے۔ احمدیوں نے ایک دو موقعوں پر بعض رنجیدہ دار اور محمود غیر احمدیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مولانا کے متعلق لکھا ہے کہ مولانا نے مرزا صاحب کے انتقال پر ہم سے ہمدردی کا اظہار کیا اور جب مرزا صاحب کا جنازہ قادیان لے جایا جا رہا تھا تو مولانا ابوالکلام امرتسر سے بٹالہ تک اس کے ساتھ گئے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ ان امور میں میرے حافظہ نے میرا ساتھ نہ دیا ہو۔ اور حضرت مولانا ہی کے یہ دو ارشادات درست ہوں۔ جن کی بناء پر آپ نے شورش صاحب کو خط لکھا۔ بہرحال "یارانِ کہن" میں بیان کردہ واقعات کی صحت پر اصرار نہیں ہے اور میں آپ کی تردید کے آگے سر تسلیم خم کرتا ہوں۔

میں دہلی کانفرنس کے سلسلہ میں ۲۵؍ فروری کو دہلی آ رہا ہوں۔ انشاء اللہ آستانہ عالی پر حاضر ہو کر التماس پیش کروں گا حضرت مولانا کی خدمت میں آداب نیاز۔ (سالک)

ان خطوں میں سالک صاحب نے جن حقائق کا ذکر کیا ہے ان پر کسی تبصرہ کی حاجت نہیں ایک دو فقروں میں ہی انہوں نے بتا دیا ہے کہ وکیل کا مضمون فی الحقیقت مولانا ابوالکلام ہی کا لکھا ہوا تھا۔

ذیل میں ہم اخبار وکیل کے اس تاریخی مقالہ کا متعلقہ حصہ بجنسہٖ نقل کرتے ہیں۔ تاکہ ناظرین خود اس کا فیصلہ کر سکیں۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بارہ میں اخبار وکیل کے تاثرات

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔ جو شور قیامت ہو کر خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا خالی ہاتھ دنیا سے اٹھ گیا۔ خالی ہاتھ مت کیوں رحمت کے پھول لایا تھا اور وہ وہ کا گلدستہ لے کر گیا: فاقہم۔ . . . . . . مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جاوے۔ ایسے شخص جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازش فرزندانِ تاریخ بہت کم منظر عالم پر آتے ہیں۔ اور جب آتے ہیں تو دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں۔ مرزا صاحب کی اس رحلت نے ان کے بعض دعاوی اور بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو ہاں تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو۔ محسوس کرا دیا ہے کہ ان کا ایک بڑا شخص ان سے جدا ہو گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا جو اس کی ذات کے ساتھ وابستہ تھی خاتمہ ہو گیا۔ ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے خلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جاسکے . . . . . .

مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے۔ اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ . . . . . . آئندہ امید نہیں کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو۔"

(اخبار وکیل امرتسر ۱۹۰۸ء)

اخبار احمدیہ

۴؍اپریل۔ بعد عشاء مسجد مبارک میں زیر صدارت مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی فاضل (لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ) نے مجلس مشاورت منعقدہ ربوہ کے کوائف سنائے۔ آپ نے خطبہ قیمتی بھی پڑھایا۔

۷؍اپریل۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ بٹالہ بکار سلسلہ گئے۔ اور ۹؍اپریل کو بسلسلہ مقدمہ واگزاری جائیداد صدر انجمن احمدیہ گورداسپور گئے۔ لیکن مقدمہ بغیر کارروائی کے ۳۰؍اپریل پر ملتوی ہو گیا۔ جناب سردار جتاب سنگھ صاحب اسسٹنٹ کسٹوڈین کے اس ضلع سے تبدیل ہونے پر جناب لچھمن لال صاحب متعین ہوئے ہیں۔

۷؍اپریل۔ بعد عشاء مسجد مبارک میں زیر صدارت مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل الزراعت ربوہ (سابق امام مسجد لندن) مکرم قریشی محمد افضل صاحب فاضل نے مغربی افریقہ کی جماعہائے احمدیہ کے تبلیغی اور تربیتی حالات اور وہاں کے احمدیوں کی مالی قربانیوں کے کوائف سنائے۔ حاضرین افریقن احمدیوں کے جوش ایمان اور مخلصانہ ایمان افروز واقعات سے بہت متاثر ہوئے۔ بعدہٗ محترم صاحب صدر نے یورپ کے احمدیوں کے حالات نیز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے گذشتہ سفر یورپ کے ایمان افروز حالات سنائے۔ (مفصل رپورٹ دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں)

۱۰؍اپریل۔ افسوس کہ محمد سعید صاحب سکنہ دارالفتوح وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ امیر مقامی نے نماز ظہر میں ان کا جنازہ پڑھایا اور مرحوم کو بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

زائرین ۱۰؍ فروری و مارچ میں ایک صد سے زائد افراد پاکستان سے زیارت قادیان کے لئے تشریف لائے۔ جن میں سے بعض کے اسماء درج ذیل کئے جاتے ہیں:-

(۱) مکرم سردار انور خان صاحب موضع چیمہ کلاں سیالکوٹ (۲) مجاہد دوالا محمد شریف صاحب ڈوگر (۳) شیخ مختار احمد صاحب راولپنڈی خلف بابو نذیر احمد صاحب مرحوم احمد جامعت دہلی (۴) سید عبدالغفور صاحب سیالکوٹ (۵) خواجہ منیر صاحب پسر قاضی محمد منیر صاحب لاہور (۶) اہلیہ محترمہ لطف الرحمٰن صاحب پسر مولوی رحمت علی صاحب (سابق مبلغ انڈونیشیا) (۷) سیدہ کمال یوسف صاحب شاہد ربوہ (۸) کرنل ڈاکٹر تقی الدین صاحب (۹) عائشہ بیگم صاحبہ (۱۰) مسٹر بشیر اے جیب صاحب مع اہلیہ محترمہ [illegible]

خدا تعالیٰ سے تجارت!

زکوٰۃ دینے سے مالوں میں کمی نہیں آتی

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں قریباً ہر جگہ نماز کی ادائیگی کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ مومن کے لئے زکوٰۃ کا ادا کرنا ایسا ہی لازمی قرار دیا ہے۔ جیسا کہ نماز کا۔ گویا کہ اگر کوئی شخص اس فرض کو ادا نہیں کرتا یا ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے تو وہ ایسا ہی قابل مواخذہ ہے جیسا کہ تارک الصلوٰۃ۔ کلام پاک کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچی محبت اور حقیقی تعلق بڑھتا ہے۔ اور اس کی رضا جوئی اور محبت میں استقامت حاصل ہوتی ہے۔ ایثار کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ اور حرص و بخل کی بیخکنی ہوتی ہے نیز زکوٰۃ کی ادائیگی صرف روحانی بیماریوں کے علاوہ جسمانی اور ظاہری تکالیف سے بچنے اور نجات پانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس کی ادائیگی مال کو پاک کرنے اور اس میں برکت ڈالنے کا باعث ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قریباً ہر گھر سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔ بہت سے زیورات ہیں جن کی زکوٰۃ نہیں دی جاتی۔ اکثر ایسی تجارتیں ہیں جن پر ادائیگی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اور اکثر ایسے کارخانے ہیں کہ جن پر ادائیگی زکوٰۃ فرض ہو چکی ہوتی ہے یعنی زمیندار ایسے ہیں جن پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم آتی ہے۔ مگر افسوس کہ بیشتر لوگ اس فریضہ سے غفلت برتتے ہیں حالانکہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جنگ کی۔ نیز اس سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک تاکیدی ارشاد بھی درج کیا جاتا ہے۔ حضور اپنی کتاب کشتی نوح میں اپنی جماعت کو تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اے وے لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت میں شمار کئے جاؤ گے۔ جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنج وقت نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ دینے کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے۔ اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔" (کشتی نوح صلا سائز کلاں)

سو برادران! خدا تعالیٰ کے اس فرمان اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے ہمیں ان راہوں پر گامزن ہونا چاہیئے جو خدا اور اس کے رسول کی نظروں میں محبوب ہوں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اسی کی توفیق عطا فرما دے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

مدرسہ احمدیہ میں طلباء کی ضرورت

تقسیم ملک کے بعد ہندوستان میں احمدی علماء کی شدت سے کمی محسوس کی جا رہی ہے چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق قادیان میں خالص دینی تعلیم کے لئے مدرسہ احمدیہ کا قیام عمل میں آ چکا ہے۔ اور چند ایک طلباء زیر تعلیم ہیں۔ مگر ہر سال نئے طالب علموں کی ضرورت ہے۔ جو اوپر کی کلاسوں میں ترقی پا لینے والوں کی جگہ لے سکیں۔ ایسے طلباء کو مولوی فاضل تک تعلیم دلائی جائے گی۔ اور یہی نونہال اگر خدا نے چاہا۔ تو آئندہ احمدیت کے داعی و مبلغ ثابت ہوں گے۔ پس خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے والدین کو اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اگر آپ کا اپنا بچہ اس قابل ہے۔ تو اُسے فوری طور پر قادیان بھجوا دیں۔ اور اپنے بچے کے مستقبل کو دینی ماحول میں درخشاں بنائیں۔ اور اگر آپ کے زیر اثر کسی دوست کا بچہ ہے تو اُسے بھی مناسب طریق پر یہ نیک تحریک کریں۔ چونکہ یہ اعلان حضور کے منشاء مبارک کے ماتحت کیا جا رہا ہے۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب جماعت حضور کے ارشاد کے مطابق اپنے بچوں کو دینی تعلیم کے حصول کے لئے جلد مرکز میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔ اندازہ اخراجات مبلغ -/۳۰ روپے ماہوار ہے۔ تعلیمی قابلیت کم از کم مڈل پاس ہونی ضروری ہے۔ کیونکہ مدرسہ احمدیہ کی کلاس ۱ میں مڈل پاس طلباء کو داخل کیا جاتا ہے۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

دین کو دنیا پر مقدم رکھو

ہر احمدی نے بوقت بیعت یہ اقرار کیا تھا کہ وہ ہر حال میں دین کو دنیا پر مقدم رکھے گا۔ اس وقت دین کی جو حالت ہے اس کا اندازہ ہر فکرمند کو بخوبی ہے۔ اگر سلسلہ کی نازک حالت میں ہم اپنی آمد کا وہ حصہ بھی باقاعدگی سے ادا نہیں کر سکتے جو سلسلہ کی طرف سے ہم پر عائد کیا گیا ہے۔ تو ہم کس طرح اپنے عہد کو پورا کرنے والے قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ اگرچہ اس سلسلہ میں داخل ہونے والے پر جو بوجھ ڈالا گیا ہے۔ وہ دوسرے مسلمانوں پر نہیں۔ لیکن ان قربانیوں اور اس بوجھ کو کما حقہٗ اٹھانے کے عوض جو انعامات کے وعدے جماعت کے ساتھ ہیں وہ دوسروں کے ساتھ نہیں۔ پس کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ افراد جو اپنی اس چند روزہ زندگی کے آرام و تعیش کو قربان کرتے ہوئے خدا کی خوشنودی اور رضا کو جو ایک دائمی زندگی کے لئے سرمایۂ حیات ہے حاصل کرنے کے لئے شب و روز کوشاں رہتے ہیں۔ اگرچہ اس وقت حالات ناساعد ہیں اور جہاں سلسلہ کو مشکلات درپیش ہیں وہاں احباب جماعت بھی مختلف قسم کی آزمائشوں میں سے گزر رہے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے احسانات اور فضلوں کو جذب کرنے کا بھی یہی موقعہ ہے۔ ورنہ الٰہی نوشتوں کے مطابق وہ وقت بھی آنے والا ہے جبکہ اس سلسلہ کو خدا تعالیٰ نے اس قدر کشائش عطا فرمائے گا۔ کہ مالی قربانیوں کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ مامور اور اس کے قریب کے زمانہ کے لوگوں کی مالی قربانیاں اللہ تعالیٰ کے حضور اس قدر بیش قیمت ہوتی ہیں کہ بعد کے زمانہ کی مالی قربانیاں ان کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتیں پس ہم کو موجودہ حالات کا اندازہ کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ مالی قربانیوں میں حصہ لینا چاہیئے تاہم صحیح رنگ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے بن سکیں۔

لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ چندہ دہندگان کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اپنے وعدوں کو سال رواں کے آخری مہینے اپریل ۱۹۵۶ء کے اختتام تک بھجوا کر ان انعامات کے وارث بنیں جن کا خدا تعالیٰ نے مومنین سے وعدہ فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو مسابقت کی توفیق عطا فرما دے کہ ہم زیادہ سے زیادہ خدمت دین کر کے حیات جاودانی پانے والے بنیں۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

میٹرک پاس طلباء توجہ فرماویں

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ہندوستان سے میٹرک پاس طلباء کو قادیان میں بلا کر ان کو مقامی کالج میں اعلیٰ تعلیم دلانے کی ایک تجویز صدر انجمن احمدیہ قادیان کے زیر غور ہے۔ تاکہ وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے سلسلہ کے لئے مفید وجود بن سکیں۔ ایسے طلباء کو صدر انجمن احمدیہ قادیان مبلغ -/۴۰ روپے ماہوار تک امدادی وظیفہ دے گی۔ اس نادر موقعہ سے مستفید ہونے کے خواہشمند میٹرک پاس طلباء اپنے والدین یا سرپرستوں کی وساطت سے اپنی درخواستیں معہ سفارش مقامی امیر یا پریذیڈنٹ و مندرجہ ذیل کوائف فوراً نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔

کوائف:- نام:- ولدیت، عمر، صحت - میٹرک کب پاس کیا۔ ڈویژن۔ مضامین آرٹس یا سائنس م نام سرپرست معہ پورا پتہ۔

نوٹ:- اس اعلان کے ذریعہ فی الحال صرف کوائف ہی طلب کئے گئے ہیں۔ جب تک دفتر ہذا کی طرف سے معین طور پر کسی فرد کو نہ بلایا جائے۔ اس غرض کے لئے قادیان میں تشریف نہ لاویں۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

اعانت بدر

مکرمی محترمی جناب سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ نے اپنی طرف سے پانچ مستحق احباب کے نام بغرض تبلیغ اخبار بدر ایک ایک سال کے لئے جاری کرنے کے لئے مبلغ -/۳۰ روپے دفتر بدر کو دیئے ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ انکو اور بھی کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق بخشے آمین۔ نیز دوسرے احباب سے بھی درخواست و دعا ہے کہ وہ بھی اعانت بدر میں حصہ لیکر ثواب کے مستحق بنیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

جبل پور ۱۰ اپریل۔ وزیر اعظم مسٹر نہرو نے کل یہاں پر ہندو مہا سبھا کی سختی کے ساتھ مذمت کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک ایسی ذہنیت کو پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ جو ماضی میں ملک کی تباہی کا موجب بن چکی ہے۔

وزیر اعظم ایک عام جلسہ میں تقریر کر رہے تھے۔ اس جلسہ میں پچاس ہزار افراد شریک تھے انہوں نے ہندو راشٹر کے قیام کے نعرے کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ میں ہندو فرقہ پرستوں کی اس ذہنیت سے متنفر ہوں ہم مسلم لیگ پر فرقہ پرستی کا الزام لگاتے رہے ہیں۔ اب ہندوستان میں لیگ ختم ہو گئی ہے۔ لیکن اس کے بجائے ہندو مہا سبھا موجود ہے۔

وزیر اعظم نے کہا کہ ہندو راشٹر کے نعرے کی اب کوئی گنجائش نہیں۔ جس چیز کے لئے یہ لوگ چلا رہے ہیں وہ ملک کو تکلیف اور غلامی کی طرف لے جائے گی۔ مسٹر نہرو نے ذات پرستی کی بھی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ہندو مہا سبھا قومی اتحاد کو ختم کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور وہ ملک کے مختلف فرقوں میں خلافت پیدا کرنے کی کوشش میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندو راشٹر کے قیام کے نتیجہ مذہبی غلامی کا زبردست ملک کے مفاد کے خلاف ہوگا اس وقت جبکہ اتحاد ملک کی اقتصادی ترقی کے لئے لازم ہے اور فرقہ کی جد وجہد بہت نامناسب اور قابل مذمت ہے۔

قاہرہ ۱۰ اپریل۔ مصری مذہبی وزیر داخلہ کرنل الانوار السادات نے اخبار الجمہوریہ میں ایک مضمون میں لکھا ہے کہ بعض مغربی طاقتیں عرب ممالک کے خلاف سازشیں کر رہی ہیں انہوں نے روس کی طرف سے جو فراخدلانہ مدد دی گئی ہے روس کو سراہا ہے انہوں نے لکھا ہے کہ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ روس

مشرق وسطیٰ میں کمیونزم پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے وہ عربوں کے دشمن ہیں۔ غدار ہیں اور غیر ملکوں کے ایجنٹ ہیں۔ انہوں نے مزید لکھا ہے کہ برطانیہ امریکہ اور فرانس کھلے طور پر مصری جمہوریہ کے خلاف دشمنی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

دہلی ۱۰ اپریل۔ دہلی ودھان سبھا نے کل دہلی کی جیلوں سے متعلق ایکٹ میں ترمیم کا بل پاس کر دیا اس کا مقصد جیلوں میں کوڑوں کی سزا کو ختم کرنا ہے۔

نئی دہلی ۱۰ اپریل۔ آج لوک سبھا میں سوال کیا گیا کہ کیا حکومت ہند اور پاکستان میں مقامات مقدسہ کے متعلق ۱۹۵۳ء کے معاہدہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کوئی مشترکہ کمیٹی مقرر کی گئی ہے مسٹر سعادت علی خاں نے اثبات میں جواب دیا اور کہا کہ ۱۹۵۵ء کے معاہدہ میں جوائنٹ مرز اسماعیل کے نام سے موسوم ہے اس قسم کی کمیٹی قائم کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔

اگست ۱۹۵۵ء میں حکومت ہند نے مشترکہ کمیٹی کے اپنے نمائندوں کے نام حکومت پاکستان کو پاس بھجوائے اور درخواست کی کہ وہ بھی اپنے نمائندے نامزد کرے تاکہ تاخیر کے بغیر پنت مرزا معاہدہ کی توثیق ہونے تک یہ مشترکہ کمیٹی اپنا کام شروع کر دے حکومت پاکستان نے دسمبر ۱۹۵۵ء میں معاہدہ کی جہاں تک اس کا تعلق مقامات مقدسہ سے ہے اپنی توثیق کر دی ہندوستانی کمیٹی نے بعض ابتدائی کام مثلاً مقامات مقدسہ کی فہرست تیار کرنا وغیرہ میں مصروف ہے۔ اس ابتدائی کام کی تکمیل کے بعد حکومت پاکستان کے سامنے تجویز پیش کی جائے گی کہ اس مشترکہ کمیٹی کا اجلاس منعقد کیا جائے تاکہ معاہدہ کو عملی جامہ پہنایا جا سکے۔

پریس کانفرنس

۵ اپریل۔ جناب ٹھاکر کرم سنگھ صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور نے پریس کانفرنس میں خاص طور پر بذریعہ تار تمام ایڈیٹران کو مدعو کیا تھا۔ کانفرنس میں آپ نے حکومت ہند کی طرف موصولہ ہدایات سنائیں کہ اخبارات میں فرقہ وارانہ منافرت پیدا کرنے والی خبریں دینے سے احتراز کیا جائے اور اس قسم کی سرخیاں بھی نہ دی جائیں۔ مزید آپ نے بتایا کہ باوجودیکہ ضلع ہذا کو دو دریاؤں کی طغیانی سے شدید نقصان پہنچ چکا ہے۔ ریلیف فنڈ میں ضلع چالیس ہزار روپیہ جمع ہوا ہے سیلاب کے باعث جو لوگ بے کار ہو گئے تھے۔ ان کو کام مہیا کرنے کے لئے پانچ لاکھ روپیہ صرف کیا گیا۔ چنانچہ قریباً چودہ ہزار افراد نے تین ماہ تک مسلسل کام کر کے ۲۴ فٹ چوڑی اور ایک فٹ تک اونچی ایک صد اسی میل لمبی کچی سڑک تیار کر کے ریکارڈ مات کر دیا۔

اس ضلع میں ۳۵ لاکھ روپیہ لوگوں کو مکانات بنانے کے لئے قرض دیا گیا۔ مزید روپیہ بھی سال حال میں دیا جائے گا۔ نیز مدارس کی عمارتوں۔ تالابوں۔ پولیوں۔ کنوئیں۔ ٹیوب ویل پمپنگ سیٹ لگانے۔ گلیوں کے فرش لگانے کی قریباً پونے تین صد منصوبوں کی تکمیل کی گئی۔ چار زچہ خانے کھولے گئے۔ ۴۴ دائیوں کو ٹریننگ دی گئی۔

محکمہ تعلقات عامہ پنجاب کی اطلاع مظہر ہے کہ اننت پور صاحب میں چیف منسٹر صاحب پنجاب نے ہندو سکھ اتحاد کے لئے پرزور اپیل کی۔ نیز آپ نے دیش سے چھوت چھات کی لعنت ختم کرنے پر خاص طور پر زور دیا۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ چھوت چھات کو ختم کرنے کی اہمیت کا احساس عوام کو ہو چکا ہے۔

نئی دہلی ۱۰ اپریل۔ آج لوک سبھا میں مدیہ فنڈ کی وسائل نے اعلان کیا کہ حکومت مدھیہ پردیش کی ہیرے کی کانیں اپنے کنٹرول میں لے لی ہیں اور دوسرے پنجسالہ پلان کے دوران راجستھان میں تانبے کی کم سے کم ایک کان کو بھی اپنے کنٹرول میں لینا چاہتی ہے۔

کراچی ۱۱ اپریل۔ مغربی پاکستان کی سرحد پر ہندوستانی افواج کے مبینہ اجتماع کے خلاف حکومت پاکستان نے ہندوستان سے احتجاج کیا ہے۔ اور احتجاجی مراسلہ دہلی کو روانہ کیا ہے۔ مراسلہ میں ان مقامات کی تفصیل دی ہے۔ جہاں ہندوستانی افواج کا مبینہ اجتماع ہے اس مراسلہ میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان کی حکومت ان افواج کو ہٹا کر ان چھاؤنیوں کو منتقل کرے جہاں ان کو بالعموم زمانہ امن میں رکھا جاتا ہے۔ ہندوستانی فوج کی اس مبینہ نقل و حرکت کو کراچی کے سیاسی حلقے تشویشناک قرار دے رہے ہیں۔

قادیان میں رمضان المبارک کے موقعہ پر

قادیان ۳ اپریل۔ آج رمضان المبارک کا پہلا روزہ تھا۔ نماز عشاء مسجد اقصیٰ اور مسجد ناصر آباد میں علی الترتیب حافظ عبدالقادر اور قریشی فضل حق صاحب نے اور مسجد مبارک میں تہجد کے وقت مکرم حافظ اللہ دین صاحب نے نماز تراویح پڑھانا شروع کیں۔ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ سے قادیان تشریف لائے آپ سارا رمضان المبارک یہاں قیام فرمائیں گے اور مسجد مبارک میں بعد نماز فجر حدیث بخاری اور بعد ظہر و عصر کے درمیان مسجد اقصیٰ میں قرآن مجید کا درس دیں گے یاد رہے کہ یہ درس حسب دستور سابق تقسیم ملک کے بعد بھی قادیان میں باقاعدہ جاری رہے ہیں۔ اور ابتدائی سات سال تک قادیانی علماء کرام یہ خدمت بجا لاتے رہے ہیں۔ اب گذشتہ سال سے ربوہ سے آنے والے علماء کرام احباب جماعت کو مستفیض فرماتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

۳۱ مارچ ۱۹۵۶ء تک سو فیصدی وعدہ جات ادا کرنیوالے مجاہدین

تحریک جدید دفتر اوّل سال ۲۲ دفتر دوم سال ۱۲ کے جن مجاہدین کے وعدہ جات ۳۱ مارچ تک ادا ہو چکے ہیں ان کے اسماء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت عالیہ میں بغرض دعا پیش کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سب کی قربانی قبول فرمادے اور انہیں خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرماوے۔

تحریک جدید کے موجودہ مالی سال میں سے چار ماہ گذر چکے ہیں مگر وصولی چندہ کی رفتار غیر تسلی بخش ہے۔ بے شک اکثر دوستوں نے سال کے آخر پر اپنے وعدہ جات کی ادائیگی کا تحریر کیا ہے لیکن سلسلہ کی بڑھتی ہوئی مالی مشکلات اس امر کی متقاضی ہیں کہ مجاہدین اپنے وعدہ جات جلد از جلد ادا فرما دیں۔ اور استبقوا الخیرات کا عملی نمونہ پیش کریں۔

امید ہے کہ احباب جماعت کوشش کر کے جلد اپنے اپنے وعدہ جات کی سو فی صدی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

والسلام

خاکسار عبد الحمید عاجز وکیل المال تحریک جدید قادیان

۳۱ مارچ ۱۹۵۶ء تک سو فیصدی وعدہ ادا کرنے والے احباب کی فہرست

دفتر اوّل سال بائیس

نمبر شمار	نام	جماعت	رقم
۱	مکرمی صاحبزادہ میاں وسیم احمد صاحب	قادیان	۳۰۳/-/-
۲	اہلیہ صاحبہ " " "	"	۵۲/-/-
۳	مکرمی شیخ غلام جیلانی صاحب	"	۲۵۵/-/-
۴	" حافظ صدر الدین صاحب	"	۱۰/۸/-
۵	" امیر احمد صاحب مؤذن	"	۵/-/-
۶	" دفعدار محمد عبد اللہ صاحب	"	۸/۱۱/-
۷	" ممتاز احمد صاحب ہاشمی	"	۶/۳/-
۸	" حکیم خلیل احمد صاحب	"	۱۴/-/-
۹	" بھائی شیر محمد صاحب	"	۱۱/۲/-
۱۰	" سراج دین صاحب مؤذن	"	۶/۴/۶
۱۱	اہلیہ صاحبہ " "	"	۵/۴/-
۱۲	مکرمی قریشی فضل حق صاحب	"	۵/۲/-
۱۳	" بابا محمد الدین صاحب	"	۸/۲/-
۱۴	" چوہدری محمد طفیل صاحب	"	۶۰/-/-
۱۵	" مستری محمد حسین صاحب	"	۲۵/-/-
۱۶	" مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری	"	۱۳/۱/-
۱۷	" محمد اسحاق صاحب	"	۲۹/۱۰/-
۱۸	اہلیہ صاحبہ " "	"	۹/۵/
۱۹	مکرمی عبد الاحد خان صاحب	"	۱۵/-/-
۲۰	" ڈاکٹر عطاء الدین صاحب	"	۵/۹/-
۲۱	" حاجی فضل محمد صاحب کپور تھلوی	"	۶/۳/-
۲۲	" مستری محمد دین صاحب	"	۲۲/۹/-
۲۳	" صوفی علی محمد صاحب	"	۱۰/۷/-
۲۴	مکرمی انتظار احمد صاحب اشرف سنت تائی صاحب	قادیان	۱۵/۴/-
۲۵	" مولوی شریف احمد صاحب امینی	"	۳۲/-/-
۲۶	محترمہ اہلیہ ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب	"	۵/۴/-
۲۷	" اہلیہ مستری ہدایت اللہ صاحب	"	۶/-/-
۲۸	بچی مستری ہدایت اللہ صاحب	"	۵/۲/-
۲۹	والدہ صاحب مستری ہدایت اللہ صاحب	"	۵/۲/-
۳۰	مکرمی یوسف حسین صاحب ابن احمد حسین صاحب	حیدر آباد	۲۱/-
۳۱	" محمد عبد اللہ صاحب بی۔ایس۔سی	"	۳۶/۸/
۳۲	" محمد عبد السلام صاحب	"	۱۰۱/۲/-
۳۳	" غلام حسن خان صاحب	"	۵/-/-
۳۴	" محمد اسمٰعیل صاحب غوری	یادگیر	۴۷/۸/
۳۵	محترمہ امۃ الحی صاحبہ اہلیہ محمد اسمٰعیل صاحب وکیل	"	۵۴/-
۳۶	مکرمی عبد الغفار صاحب	"	۱۲/۵/-
۳۷	محترمہ محمودہ بیگم اہلیہ اکبر حسن احمد صاحب	"	۴۷/-/-
۳۸	مکرمی محمد رفیق صاحب مدراسی	مدراس	۱۱۵/-/-
۳۹	محترمہ اہلیہ صاحبہ " "	"	۷۵/-
۴۰	مکرمی امام علی صاحب ادو سے پور کٹیا	شاہجہان پور	۴۶/-/-
۴۱	" سید یعقوب الرحمٰن صاحب	سونگڑہ	۲۵۰/-
۴۲	محترمہ اہلیہ صاحبہ " "	"	۱۲/۲/-
۴۳	مکرمی صدیق امیر علی صاحب	منگلور	۲۴۱/-/-
۴۴	محترمہ اہلیہ صاحبہ " "	"	۱۸۱/۸/-
۴۵	مکرمی یوسف حسین صاحب	"	۵/۴/-
۴۶	" سید محمد یونس صاحب	سرود	۷/-/-
۴۷	" کالے خان صاحب	سری پالی	۵۱/-/-
		میزان کل	۲۱۶۹/۱۱/۶

وکیل المال تحریک جدید قادیان

۳۱ مارچ تک سو فیصدی ادائیگی دفتر دوم سال بارہواں میں کرنیوالے احباب درج ذیل ہیں

نمبر شمار	نام	جماعت	رقم
۱	مکرم شیخ محمد یعقوب صاحب درویش	قادیان	۸/۱/-
۲	" بابا صدر الدین صاحب "	"	۶/۲/-
۳	" " اللہ بخش صاحب "	"	۱۰/۹/-
۴	" " شیخ احمد صاحب "	"	۵/۱۱/-
۵	" منشی محمد سلطان صاحب کاتب	"	۱۰/-/-
۶	" حافظ عبد العزیز صاحب	"	۵/۱۰/۳
۷	" مسعود احمد صاحب	"	۵/۱۱/-
۸	محترمہ اہلیہ مسعود احمد صاحب	"	۵/۲/-
۹	مکرم سکندر خان صاحب	"	۹/۶/-
۱۰	" بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں	"	۵/۷/-
۱۱	" صوفی علی محمد صاحب معذور	"	۱۵/۳/-
۱۲	" بابا جان محمد صاحب	"	۹/-
۱۳	" " تفضل احمد صاحب	"	۸/۸/-
۱۴	محترمہ اہلیہ بشیر محمد صاحب ہالہ	"	۶/۲/-
۱۵	" والدہ صاحبہ " "	"	۱۲/۲/-
۱۶	" اہلیہ فضل الرحمن صاحب	"	۵/۱۲/-
۱۷	مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب	"	۱۲/۴/-
۱۸	محترمہ اہلیہ صاحبہ " "	"	۵/۴/-
۱۹	مکرم مستری محمد اسمٰعیل صاحب	"	۵/۷/-
۲۰	محترمہ اہلیہ مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری	"	۵/۷/
۲۱	" سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ممتاز احمد صاحب ہاشمی	"	۵/-/-
۲۲	" اہلیہ عبد السلام صاحب	"	۵/-/-
۲۳	" " چوہدری محمد احمد صاحب	"	۵/۳/-
۲۴	مکرم محمد یوسف صاحب زیروی	"	۹/۷/-
۲۵	" میاں محمد اسمٰعیل صاحب	"	۱۵/۱۱/-
۲۶	" مولوی عبد الحق صاحب	"	۶/-/-
۲۷	" " عطاء اللہ صاحب	"	۸/-/-
۲۸	" ملک خیر الدین صاحب	"	۵/۱۱/-
۲۹	" عبد الرحیم صاحب افغان	"	۵/۹/-
۳۰	" محمد رمضان صاحب گجراتی	"	۲۶/۳/-
۳۱	" معمار عبد اللہ صاحب	"	۵/۱۲/-
۳۲	" سید محمد محسن صاحب آف کیرنگ	کیرنگ	۵/۱۲/-
۳۳	محترمہ اہلیہ صاحبہ مستری محمد دین صاحب	قادیان	۵/۱۲/-
۳۴	بچگان " " " "	"	۶/۲/-
۳۵	محترمہ اہلیہ صاحبہ مرزا محمود احمد صاحب	"	۵/-/-
۳۶	مکرم محمود احمد صاحب گجراتی	"	۱۰/۴/-
۳۷	" ملک غلام محمد صاحب دڑرائی	"	۶/-/-
۳۸	محترمہ اہلیہ بابا جلال الدین صاحب	"	۵/۲/-
۳۹	" اہلیہ دین محمد صاحب ننگلی	"	۵/۳/-
۴۰	" امتہ الرشید بنت ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب	"	۵/۴/-
۴۱	مکرم مستری عبد الغفور صاحب	"	۵/۸/۹
۴۲	محترمہ اہلیہ غلام قادر صاحب گجراتی	"	۵/۷/-
۴۳	مکرم محمد نعیم ابن غلام قادر صاحب "	"	۶/-/-
۴۴	محترمہ اہلیہ عبد الغفور صاحب	قادیان	۷/۴/-
۴۵	" " دبچگان مستری محمد حسین صاحب	"	۶/-/-
۴۶	" نصرت جہاں دختر سید مصطفیٰ حسین صاحب	حیدرآباد	۳/۴/-
۴۷	مکرم شیخ محمود احمد صاحب ظہیر آبادی	"	۱۳/۷/-
۴۸	" " محبوب احمد صاحب	"	۵/۸/۶
۴۹	" " ظفر احمد صاحب	"	۵/۷/-
۵۰	محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد عبد السلام صاحب	"	۷/۱۰/-
۵۱	مکرم بشیر اسلام ابن " " "	"	۷/۱۰/-
۵۲	" عبد الباسط صاحب	"	۵/۱/-
۵۳	محترمہ نوریہ سلطانہ صاحبہ	"	۵/-
۵۴	مکرم مرزا احمد اللہ بیگ صاحب	"	۱۰/-/
۵۵	برادران و ہمشیرگان " "	"	۱۰/-/-
۵۶	" احمد عبد العزیز صاحب	"	۱۰/-/-
۵۷	" حامد حسین ابن یوسف حسین صاحب	"	۱۲/-/-
۵۸	محترمہ اہلیہ یوسف حسین صاحب	"	۱۶/-/-
۵۹	" رشیدہ بیگم دختر سیٹھ عبد اللطیف صاحب	"	۵/-/-
۶۰	مکرم ارشاد حسین ابن احمد حسین صاحب	"	۶/-/-
۶۱	محترمہ اہلیہ مرمس حسین صاحب	"	۶/-/-
۶۲	مکرم محمد عبد الحفیظ صاحب منشی	"	۶/۶/-
۶۳	" محمد ادریس صاحب	یادگیر	۶/-/-
۶۴	" عبد الحبیب صاحب گلبرگ	"	۷/-/-
۶۵	محترمہ اہلیہ صاحبہ " "	"	۵/۱۰/-
۶۶	" رشیدہ بیگم صاحبہ	"	۵/۸/-
۶۷	" عائشہ صدیقہ بنت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب	"	۵/۸/-
۶۸	مکرم مقصود احمد صاحب	"	۵/-/-
۶۹	" عمر فاروق صاحب	"	۵/-/-
۷۰	" نعمت اللہ صاحب غوری	"	۱۰/-/-
۷۱	محترمہ اہلیہ غلام حسین صاحب	"	۶/-/-
۷۲	" اہلیہ عبد الکریم صاحب	"	۵/-/-
۷۳	مکرم شوکت سعید صاحب	جے پور	۵/-/-
۷۴	" عفت سعید صاحب	"	۵/-/-
۷۵	" عبد الرحمٰن صاحب موال دھیال	سارگراب	۵/-/-
۷۶	خاندان مولوی عبد الرحمٰن صاحب	سمبل پور	۷/-/-
۷۷	" ماسٹر عمر علی احمد صاحب	"	۱۱/-/-
۷۸	محترمہ کیمودہ بی بی اہلیہ کرم خان صاحب	کیرنگ	۶/-/-
۷۹	" والدہ صاحبہ کرم خان صاحب	"	۵/-/-
۸۰	مکرم جوگی خان صاحب	چاولیا گنج	۵/-/-
۸۱	" حبیب خان صاحب	"	۵/-/-
۸۲	" ایس۔ ایم یوسف حسین صاحب بمبئی	بمبئی	۶/-/-
۸۳	" سی حمید اللہ صاحب	"	۵/-/-
۸۴	" عبد الرزاق صاحب منگلوری	"	۱۰/-/-
۸۵	بچگان صدیق امیر علی صاحب	منگلور	۴۵/-/-
۸۶	" بی عبد القادر صاحب	"	۹/-/-
۸۷	محترمہ اہلیہ صاحبہ " "	"	۶/-/-
۸۸	" " بچگان	"	۶/-/-
۸۹	محترمہ بی خدیجہ صاحبہ	پینگاڈی	۹/۹/-
۹۰	" بی کتی عائشہ صاحبہ	"	۷/۲/-
۹۱	" بی کتی آمینہ صاحبہ	"	۷/۲/-
۹۲	" بی فاطمہ صاحبہ	"	۷/۲/-
۹۳	" بی حنیفہ صاحبہ	"	۵/۴/-
۹۴	" بی خدیجہ صاحبہ	"	۵/۲/-
۹۵	مکرم آئی محمد کنجو صاحب	کرونا گاپلی	۱۵/-/-
۹۶	" ایم محی الدین کنجی صاحب	"	۲۱/۱۵/۶
۹۷	محترمہ بی کے ربیعہ بیگم صاحبہ	"	۱۱/۸/۹
۹۸	مکرم ٹی کے محمد کنجو صاحب	"	۱۰/-/-
۹۹	" عبد الوہاب صاحب تاتیک	آسنور	۵/۱۱/-
۱۰۰	" ولی محمد شعبان صاحب	"	۵/-/-
۱۰۱	" برکات احمد کوریل	"	۵/۲/-
۱۰۲	" محمد عبد اللہ صاحب بٹ	"	۱۰/۲/-
۱۰۳	" ٹی کے کنجالن صاحب	کرولائی	۱۰/-/-
۱۰۴	" ٹی کے ویرن کٹی صاحب	"	۵/-/-
۱۰۵	" عبد الحلیم صاحب	چارکوٹ	۵/-/-
۱۰۶	" دوست محمد صاحب	"	۵/-/-
۱۰۷	" ستار محمد صاحب	"	۵/-/-

بقیہ ۱۰۸ مکرم میروالی صاحب چارکوٹ ۵/۹/- ۔ ۱۰۹ مکرم شاہ محمد صاحب چارکوٹ ۵/۱/- ۱۱۰ مکرم محمد شفیع صاحب چارکوٹ ۵/۸/- ۱۱۱ مکرم خلیل احمد صاحب چارکوٹ ۶/۲/- ۱۱۲ منشی فیروز الدین صاحب جموں ۵/۱/-